عصرِ حاضر کے لئے سیرتُ النبی ﷺ کا پیغام

تحریر : ڈاکٹر طاہرہ بشارت ☆

سیرتِ رسول ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر کسی مسلمان کے لئے لکھنا بہت آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان اِس لئے کہ قلم دستِ شوق میں ہے اور مشکل اس لئے کہ موضوع بے پایاں ہے۔

عصر حاضر میں سیرت کے پیغام کی اہمیت اور ضرورت بہت بڑھ گئی ہے' کیوں کہ انسانی زندگی آج طرح طرح کی مشکلات سے دو چار ہے۔ آج کا دَور جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے کمالات کا دَور ہے وہاں یہ اعلیٰ انسانی شرف و ناموس کے زوال کا بھی دَور ہے۔ سیاسی' اقتصادی اور اَخلاقی قدریں بڑی تیزی سے بدل رہی ہیں۔ مشرق و مغرب کے سیاسی اور اقتصادی نظام اگر چہ بہت منظم اور مستحکم نظر آتے ہیں' لیکن عملاً ان کے نتائج بڑے ہولناک ظاہر ہو رہے ہیں۔ کرۂ ارض جتنا محدود ہو گیا ہے انسان ایک دوسرے سے اتنا ہی بیگانہ اور دُور ہو رہا ہے۔ علاقائی اور لسانی تعصبات کی بناء پر بھائی کو بھائی نہیں پہچانتا اور اسود و احمر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ بظاہر ستاروں پر کمندیں ڈالی جا رہی ہیں مگر انسانی زندگی کا افق تاریک تر ہوتا جا رہا ہے۔ بقول اقبال ؎

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا — اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا — آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا — زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!

☆ اسسٹنٹ پروفیسر' ادارہ علوم اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی' لاہور

آج انسان کو ذہنی روشنی، قلبی اطمینان اور روحانی سکون کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے حصول کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ سیرتِ طیبہ پر عمل کیا جائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ انسانِ کامل بھی ہیں اور ہادیٔ کامل بھی۔ آپ ﷺ کی رہنمائی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔ آپ ﷺ عالمگیر نبی ہیں، اس لئے آپ ﷺ کا پیغام بھی عالمگیر ہے جو تمام ادوار اور تمام اقوام کے افراد کے لئے ''اسوۂ حسنہ'' ہے۔ یہی وہ پیغام ہے جس نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا اور آج عصر حاضر کی خرابیوں کا علاج بھی اسی میں مضمر ہے۔

عرفِ عام میں عصر حاضر سے مراد یورپ کے صنعتی انقلاب کے بعد کا زمانہ ہے جو معاشی اور سائنسی ترقی کا دَور ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مغرب کی سطحی فکر نے کچھ انسانیت کش اعمال مثلاً مادہ پرستی، مذہبی اَقدار سے آزادی اور عریانی و فحاشی کو اس زمانے کی خصوصیات میں شامل کر دیا ہے۔ یہ اس دَور کی وہ گمراہیاں ہیں جنہوں نے انسانیت کو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے، سائنس اور ٹیکنالوجی کے فلاحی مقاصد میں رکاوٹ ڈال کر انہیں انسانیت کے لئے الٹا مہلک بنا دیا ہے۔

عصر حاضر میں فرانس اور روس میں بھی انقلاب برپا ہوئے لیکن وہ جزوی نوعیت کے حامل تھے۔ انقلابِ فرانس نے سیاست کے شعبے میں تبدیلی پیدا کی اور روس میں معاشی انقلاب برپا ہوا۔ ان میں کوئی بھی ہمہ جہت نہیں تھا۔ لیکن محمد ﷺ نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو اپنے روحانی اور عملی انقلاب سے متاثر کیا۔ دل بھی بدلے اور ذہن کی سمت بھی بدلی، اَخلاق بھی بدلا اور زاویۂ نظر کو بھی تبدیل کیا، ظاہری اطوار بھی بدلے اور باطنی واردات میں بھی انقلاب برپا کر ڈالا۔ حضور ﷺ کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے کہ حضرتِ انسان کو اندر اور باہر سے بدل ڈالا۔ وحشیوں کو متمدن، جاہلوں کو معلم، گمراہوں کو رہبر، راہزنوں کو رہنما، چرواہوں کو حکمران، عیاشوں کو پاک باز اور خدا بیزاروں کو باخدا بنا دیا۔ غلاموں کو بندہ پروری کے آداب سکھائے۔ اس سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ

براعظموں، رنگوں، نسلوں، خطوں، قوموں، پہاڑوں، صحراؤں، دریاؤں اور میدانوں کے ہزاروں میل کے فاصلے سمیٹ کر لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ایک امت میں سمو دیا۔ مکہ کے قریش مہاجر، مدینہ کے اوس وخزرجی انصار، حبش کے بلال بن رباح، بازنطین کے زید بن حارثہ، روم کے صہیب، فارس کے سلمان اور سابقہ یہودی عالم عبداللہ بن سلام، ان سب میں کوئی بھی مادی قدر مشترک نہیں، لیکن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے ان سب کو یکجا کر کے ایک لڑی میں پرو دیا اور یہ سب ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے۔ تعلیماتِ محمدی ﷺ نے صدیوں پرانی دشمنیاں ختم کر کے ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا اور یہ ''بنیان مرصوص'' بن گئے۔

عصر حاضر جسے سائنسی ارتقاء کی بناء پر ایٹمی اور خلائی دَور کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اس کے انداز بھی وہی ہیں جو دورِ جاہلیت کے تھے، بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ یہ دَور اپنی تمام تر علمی رفعت کے باوجود انسانی تذلیل، اَخلاقی پستی، معاشرتی عدم توازن، سیاسی دیسیہ کاری، جرائم کی کثرت، معاشی استحصال، جنس پرستی، زر اندوزی، فکری انتشار، قومی افتراق اور دوسروں پر غلبہ و تسلط پانے کی قیصرانہ اور کسروی خواہشات کی بناء پر دَورِ جاہلیت پر بھی سبقت لے گیا ہے تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ عصر حاضر کے بوجہل اور بولہب نے سرمایہ پرستی اور جاہ پسندی کے لات و ہبل تراش لئے ہیں اور مختلف ازموں (systems) کا پرچار کر کے اعتقاد کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ ثقافت کے نام پر عریانی و بے حیائی کو سند جواز عطا کر کے بڑا بنا دیا ہے۔ الحاد اور زندقہ کو آزاد خیالی کا تمغہ دے دیا ہے۔ خدا اور رسول ﷺ کی بغاوت پر ترقی پسندی کا لیبل لگا دیا ہے۔ دھوکہ اور مکاری مسابقت کہلاتی ہے اور اَخلاقی بے راہ روی کا نام زندہ دلی رکھ دیا ہے۔ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾ (الحشر:۲) سیرتِ محمد ﷺ جامع اور ہمہ گیر ہے۔ اس نے عقائد و عبادات، حقوق و فرائض، اوامر و نواہی اور حلال و حرام کے متعلق واضح احکامات عطا فرمائے ہیں۔ اور انہی احکامات کی پیروی

کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا﴾ (الحشر : ۷)

''جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ''۔

اور یہ بھی فرمایا:

﴿ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ﴾ (الانعام : ۱۵۳)

''نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو''۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو گمراہی سے بچانے کے لئے بایں الفاظ نصیحت فرمائی:

((ترکتُ فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما : کتاب اللہ و سنۃ نبیہ)) (موطا امام مالک)

''میں تمہارے مابین دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے' اور وہ ہیں: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت''۔

لیکن افسوس کہ آج مسلمان اتباع رسول ﷺ سے منہ موڑ کر اغیار کی پیروی کر رہے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا: ﴿اُدخلوا فی السلم کافۃ﴾ لیکن ہم مختلف ازموں میں اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے دعوت دی ﴿واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا﴾ لیکن ہم نے شرک جیسے گناہ کبیرہ کو مختلف صورتوں میں اختیار کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اقیموا الصلوۃ﴾ لیکن ہمیں نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا لیکن ہم نے اس سے بچنے کے لئے کئی حیلے تراش لئے۔ آپ ﷺ نے (حرّم الربوا) کہہ کر سود کی حرمت کا اعلان کیا' لیکن ہم نے interest اور profit کے نام پر اسے حلال ٹھہرا لیا۔ آپ ﷺ نے شراب اور جوئے کو (اثم کبیر) فرما کر جوئے کی حرمت کا فتویٰ دیا لیکن ہم نے پرائز بانڈز' لاٹری اور ریفل سکیموں کے نام پر جوئے کی حلت کا فتویٰ دے دیا۔ آپ ﷺ نے ﴿لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل﴾ فرما کر

رزق حلال کمانے کی تلقین کی لیکن ہم نے رشوت' سود' جوئے اور منشیات کے دھندے سے حاصل کردہ مال کو اپنے لئے جائز قرار دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((من غش فلیس منا)) لیکن ہم نے اسے کاروبار چمکانے کا گر سمجھ لیا۔ آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی: ﴿واجتنبوا قول الزور﴾ لیکن ہمارے ہاں اعلیٰ طبقہ سے لے کر ادنیٰ طبقہ تک ہر فرد جھوٹ بولتا ہے۔

آپ ﷺ نے ﴿یدنین علیهن من جلابیبهن﴾ کہہ کر عورتوں کو پردے کا حکم دیا لیکن ہم نے بے پردگی اور نمائش کو اختیار کر کے یہود و نصاریٰ کی پیروی کی۔ آپ ﷺ نے ﴿لا تقربوا الزنا﴾ فرما کر بدکاری کے اسباب کے قریب بھی جانے سے روک دیا لیکن ہم نے ان اسباب سے بچنے کے بجائے رقص و سرود کو قوم کی ترقی کا ذریعہ سمجھا۔ موسیقی جسے اللہ کے رسول ﷺ نے دلوں میں نفاق پیدا کرنے کا سبب قرار دیا' اسے ہم نے روح کی غذا بنا لیا۔ آپ ﷺ نے ﴿واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا﴾ فرما کر اتحاد کا حکم دیا' لیکن ہم لسانی' لونی اور علاقائی عصبیتوں کا شکار ہو کر منتشر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ﴿ولا تنازعوا﴾ کا درس دیا لیکن ہم سیاسی اور مذہبی فرقوں میں بٹ کر کمزور ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ﴿انما المؤمنون اخوة﴾ کا پیغام دے کر امت مسلمہ کو مضبوط و مستحکم بنانے کی کوشش کی لیکن آج ہم سندھی' بلوچی' پٹھان' پنجابی اور مہاجر کے چکروں میں پڑ کر اپنے ہی بھائیوں کے گلے کاٹ رہے ہیں۔

اس نااتفاقی کے سبب عالم اسلام مشکلات سے دوچار ہے اور جسد واحد کے اعضا بکھرے پڑے ہیں۔ بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے' کشمیر میں مسلمانوں کا بے دریغ خون بہایا جا رہا ہے' فلسطین میں مسلمان مغلوب ہو رہے ہیں' افغانستان میں آپس میں لڑ رہے ہیں' خلیج کی جنگ نے مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کا اژدہا منہ کھولے سب کو نگل لینے کے لئے تیار کھڑا ہے۔

یہ تمام پریشانیاں سنتِ محمدیؐ سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ اتباعِ سنّت کے نتیجہ میں عصر حاضر کو روحانیت، تقویٰ، پاک بازی، تعلق مع اللہ اور اخلاق حمیدہ کی وہ دولت حاصل ہو سکے گی جو مادی وسائل کے صحیح استعمال کا طریقہ بتائے گی۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ انسان نے اپنے نفس کو مسخر کیے بغیر تسخیر کائنات شروع کر دی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے قدم چاند پر پہنچ رہے ہیں، لیکن اس کی سوچ اور نفسانی خواہشات بہیمیت کے تحت الثریٰ میں ڈوب رہی ہے۔ اتباعِ سنّت سے انسان کے قلب و ذہن کی تطہیر ہو گی جو اسے جاہلیت جدیدہ سے چھٹکارا دلائے گی۔ نام نہاد جدت پسند، مسلمانوں پر بنیاد پرستی کا فقرہ چست کرتے ہیں۔ اگر اتباعِ رسولؐ بنیاد پرستی ہے تو پھر ہمیں غلامِ مصطفےٰ ہونے پر فخر ہے، کیوں کہ یہی چیز یہود و نصاریٰ اور ان کے حواریوں کی غلامی سے نجات کا ذریعہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خلافِ سنّت تمام اُمور کو چھوڑ کر سیرتِ طیبہ کی پیروی کریں۔ بقول شاعر ؎

وہ ہادیٔ جہاں جسے کہیے جہانِ خیر
نسبت سے اس کی میرا وطن ہے نشانِ خیر
اُسؐ کا پیامِ انس و مواخات، روحِ دیں
اُسؐ کا نظامِ عدل و مساوات، جانِ خیر
فتنوں کی تیز دھوپ میں قائم رہیں حواس
خیر الامم کے سر پہ رہے سائبانِ خیر!

(حفیظ تائب)